© rasailojaraid.com

تبصرہ نگار: ع۔غ

تعارف وتبصرہ

تبصرہ کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے۔ کتابچہ نمار سالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

مجلہ فقاہت، مدیر: عبدالوحید اشرفی، ناشر: النعمان اکیڈمی لاہور، پاکستان۔ قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے۔

ہمارے سامنے اس علمی وفقہی مجلّے کا پہلا، دوسرا اور تیسرا شمارہ ہے۔ مجلّے کے مدیر جناب عبدالوحید اشرفی صاحب ہیں اور مجلس ادرات میں بھی ممتاز علمی شخصیات کا نام ہے، اس رسالے کے تینوں شماروں میں فقہ وفتاویٰ کے متعلق مختلف اہل علم حضرات کے نہایت مفید اور جاندار مضامین کا انتخاب ہے، جدت اور مغرب پرستی کی وجہ سے آزادی فکر کی جو لہر آئی ہے اس سے کوئی میدان خالی نہیں رہا، یہاں تک کہ مغرب کے افکار اور مغربی تہذیب کی مخالفت کا دعویٰ کرنے والے بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کا شکار ہوئے اور فقہ وفتاویٰ کا مقدس موضوع بھی ان دینی ومذہبی حدود وقیود سے کنارہ کشی کرنے والے آزاد خیال بزعم خویش مجتہدین یا محققین کی فکر نارسا کی آلودگی سے محفوظ نہ رہ سکا، فقہ واجتہاد میں اس آزادیٔ فکر یا گمراہی کا راستہ روکنے کے لئے ادارہ ''النعمان اکیڈمی'' لاہور کے دردمند حضرات نے ''مجلہ فقاہت'' کا اجراء کیا ہے۔ چنانچہ پہلے شمارے کے اداریہ میں جناب انوار خورشید صاحب نے ''مجلہ فقاہت'' کے سبب اجراء کو بیان کرتے ہوئے کہا:

> ''اس دور کے المیوں میں سے ایک بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جو علوم شرعیہ سے ناواقف اور بے بہرہ ہیں، اردو کی چند کتابوں کو پڑھ کر محقق اور مجتہد بن گئے ہیں، مادیت کی وجہ سے ان کا میڈیا اور متمول طبقہ میں اثر ہے، وہ اجتہادی مسائل میں دخل دینے لگے ہیں اور تحقیق کے نام پر تشکیک کو جنم دے رہے ہیں، اجماعی اور طے شدہ مسائل کو تختۂ مشق بنا رہے ہیں، دین کا نام لے کر اباحیت پھیلا رہے ہیں، اور اس طرح اپنے ایمان واعمال کے ساتھ ساتھ سادہ لوح عوام کے ایمان واعمال کو برباد کر رہے ہیں، ان حالات میں اس امر کی شدت سے ضرورت ہے کہ جن اشخاص کو اللہ تعالیٰ نے علوم شرعیہ میں مہارت اور دینی مسائل میں فقاہت وبصیرت عطا فرمائی ہے، وہ اٹھیں اور بڑھتی ہوئی گمراہی پر بند باندھیں اور امت مسلمہ کی دینی وملی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔
> اسی ضرورت کے پیش نظر ادارہ ''النعمان اکادمی'' لاہور نے ہر ماہ بعد ''فقاہت'' کے نام سے ایک جریدہ شائع کرنے کا اہتمام کیا''۔

مجلہ فقاہت کے تیسرے شمارے میں ''لنڈے بازار کا تصور اجتہاد'' کے عنوان سے جناب امجد علی شاکر کا اداریہ ہے، جس میں ماہنامہ ''الشریعہ'' کی آزادانہ اور ہر طرح کے خیالات ونظریات کو پلیٹ فارم مہیا کرنے کی پالیسی پر تنقید کی گئی ہے، اداریہ نویس کے اسلوب سے قطع نظر تنقید بجا اور درست ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''شریعت میں ایک عرصے سے لنڈے بازار والوں کا داخلہ عام ہو رہا ہے، شاید اسی لئے ہمارے مکرم کرم فرما جناب زاہد الراشدی خان نے ''الشریعہ'' کو ان لوگوں کے افکار عالیہ کے لئے وقف کر دیا ہے۔ ویسے زاہد الراشدی سمجھدار ہیں کہ آج کل ہر بازار لنڈا بازار ہو رہا ہے۔ ایسے ہی انہوں نے اپنے رسالے میں ایک حصہ لنڈے بازار کے لئے وقف کر دیا ہے۔ غلام احمد پرویز کا ''طلوع اسلام'' جیسے رسائل تو پورے کے پورے لنڈا بازار تھے۔ الشریعہ کا ایک حصہ اس بازار کے لئے وقف ہے۔ مزہ یہ کہ ان لوگوں کے مضامین بھی شائع کرتے ہیں اور پھر ان کا استرداد بھی فرماتے ہیں، اس پر ہمیں یہ لطیفہ یاد آتا ہے کہ جن دنوں ڈاکٹر اسرار احمد ''محاضرات قرآنی'' کی بزم سجاتے تھے، ان میں ہر مکتبۂ فکر اور طرزِ خیال کے لوگ شرکت کرتے تھے۔ ایک بار مولانا امین احسن اصلاحی نے ان سے استفسار فرمایا کہ: ''یہ کیا! آپ بھانت بھانت کے لوگوں کو اکٹھا کر کے لیکچر دلواتے ہیں''۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا: ''میں دراصل ہر مکتبۂ فکر کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا چاہتا ہوں''۔ مولانا اصلاحی نے فرمایا: ''یہ کام تو پاکستان ریلوے ایک مدت سے کر رہا ہے''۔ جناب زاہد الراشدی صاحب کا الشریعہ بھی وہی ریلوے پلیٹ فارم کا کام دے رہا ہے''۔

ہمارے خیال میں بھی ''الشریعہ'' کی موجودہ پالیسی محل نظر ہے اور الشریعہ کے ارباب اہتمام کو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیے، آخر اپنے وسائل صرف کر کے ہر قسم کی رطب و یابس تحقیق یا تحریف کو پلیٹ فارم مہیا کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ کیا جادۂ مستقیم سے ہٹے ہوئے خیالات و نظریات کو عام کرنے کے لئے وسائل کی کمی ہے؟ پھر قابل غور امر یہ ہے کہ جن بزرگوں کی سرپرستی کا لیبل الشریعہ پر کندہ ہے، کیا وہ پاک طینت شخصیات ''الشریعہ'' کی پالیسی سے متفق ہیں؟ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر اور حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحب جن کی شبانہ روز محنت اور کوشش و سعی، باطل عقائد و نظریات کا قلع قمع کرتے میں صرف ہوئی، یہاں تک کہ یہ وصف خاص ان حضرات کی پہچان بن گیا، پھر الشریعہ کے ارباب اہتمام کا ان بلند پایہ علمی و روحانی شخصیات کے ساتھ دینی و نسبی رشتہ بھی ہے تو ان حضرات کے طرز و اسلوب کو چھوڑ کر مغرب پرستی اور آزادانہ طرز عمل کو ناگزیر کیوں سمجھا گیا اور الشریعہ ان کے طرز و اسلوب سے ہٹ کر باطل عقائد و نظریات یا تحریفات کی ترویج کے لئے کیوں کوشاں ہے؟ قابل توجہ بات یہ ہے کہ دین کے نام پر کام کرنے والی اکیڈمیوں اور اداروں کو عوامی تعاون ضرور حاصل ہوتا ہے، کیا عوام الناس کا تعاون اس لئے ہے کہ بھانت بھانت کے عقائد و نظریات کو ترویج دی جائے اور دین کی حفاظت کے بجائے شکوک و شبہات اور اہل دین سے دوری اور بعد پیدا کیا جائے؟ کوئی نو وارد قاری ''الشریعہ'' کے مضامین میں تند و تیز، بے باک اور اسلاف کے متعلق گرے ہوئے الفاظ کے استعمال سے اچھا تاثر نہیں لے سکتا۔

''مجلہ فقاہت'' کا مطالعہ اہل علم اور خصوصاً اصحاب فقہ و فتاویٰ کے لئے مفید سے مفید تر ہے کہ اس میں ''الشریعہ'' طرز کے رسائل اور مجلات کا تعاقب کیا جاتا ہے امید ہے کہ یہ رسالہ اپنی تعمیرانہ تنقید اور علمی و فقہی تحقیق کی بناء پر علمی حلقوں میں پذیرائی حاصل کرے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے اور اسے عند اللہ و عند الناس قبولیت نصیب ہو۔

☆☆......☆☆

© rasailojaraid.com